پنجاب میں تشدد سے متاثرہ خواتین کے تحفظ کے ادارے کا قیام

پاکستان کے تمام علاقوں میں عورتوں پر ظلم وتشدد ایک نا قابل تر دید حقیقت ہے۔ المیہ یہ ہے کہ تشدد کی ابتداء گھر میں بسنے والے لوگوں کے منفی رویوں سے ہوتی ہے۔عورت جو ماں ہے، بہن ہے، بیٹی ہے اس کو پرانے دقیانوسی اور بے بنیاد نظریات وروایات کی بناء پر ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ گھریلو مار پیٹ سے لے کر مذموم رسومات کی بھینٹ چڑھا کر عورتوں کے بنیادی انسانی حقوق کی نفی بلکہ بعض اوقات ان کی خرید وفرخت ہمارے معاشرے کی ایسی بھیانک اور شرمناک سچائیاں ہیں جو اخلاقی قدروں کی انحطاط پذیری کی عکاس ہیں۔ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حال ہی میں حکومت پنجاب نے" پنجاب میں خواتین کے تحفظ کی اتھارٹی کا قانون مجریہ 2017ء" نافذ کیا ہے۔جس کا مقصد تشدد سے متاثرہ خواتین کو تحفظ فراہم کرنا اوران کی معاشرے میں بحالی کے لیے کیئے جانے والے اقدامات کو مربوط انداز میں ادارہ جاتی سطح پر تحفظ دینا ہے۔اتھارٹی کے اختیارات وفرائض درج ذیل ہیں۔

- ☆ اتھارٹی کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ حفاظتی مراکز قائم کرے اور مسلسل ان کی دیکھ بھال اور انتظام وانصرام کے ساتھ حفاظتی نظام کا ایک جامع منصوبہ بھی شروع کرے؛
- ☆ اتھارٹی تشدد سے متاثرہ خواتین کی مدد اور بحالی کے لیے حفاظتی نظام پر عمل درآمد کرانے کی بھی پابند ہوگی؛
- ☆ کمیٹی اور حفاظتی نظام کی انتظامیہ کے کام کی بھی نگرانی کرے گی؛
- ☆ تشدد سے متاثرہ خواتین کے لیے حفاظت، امدادی اور بحالی سے متعلقہ حکومتی پالیسیوں پر عمل درآمد کروانا؛
- ☆ بحالی میں دلچسپی رکھنے والے افراد کا سروے کرائے گی؛
- ☆ حفاظتی نظام سے متعلقہ افراد کے لیے ضابطہ اخلاق بھی وضع کرے گی اور ایسے افراد اس ضابطہ اخلاق پر عمل پیرا ہونے کے پابند ہونگے؛
- ☆ خواتین اور متاثرہ افراد کی حفاظت اور مدد کے لیے اتھارٹی کے ملازمین اور سرکاری ملازمین میں وقفے سے حساسیت اور شعور کے لیے ایک نظام وضع کرنا؛
- ☆ مالیاتی، تحفظ اور رہائش کے احکامات پر عمل درآمد کروانا؛
- ☆ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ صوبے کے کسی پولیس اسٹیشن میں تشدد کا درج مقدمہ حفاظتی مرکز کو طبی معائنے، فرانزک، تفتیش اور استغاثہ کے لیے بھجوایا جائے گا اور جب تک صوبے میں حفاظتی نظام قائم نہ ہوجائے تب تک عارضی طور پر متاثرہ شخص کی مرضی سے قریبی حفاظتی مراکز منتقل کیا جائے گا؛
- ☆ حفاظتی مراکز اور دارالامان میں بہتری لانے کے لیے سالانہ حکمت عملی کی منظوری دے گی؛

☆ رضا کار خواتین اور رضا کار خواتین کے اداروں کی ضلعی سطح پر فہرست تیار کرے گی اور رضا کاروں اور رضا کار اداروں کو اس بات کی پابند کرے گی کہ وہ حفاظتی مراکز کی وکالت (advocacy) شعور بیدار کرنے اور ثالثی میں مدد دے اور متاثرہ افراد کو حفاظتی مراکز بھجوائے؛

اتھارٹی کا چیف ایگزیکٹو ڈائریکٹر جنرل ہوگا اور وہ تمام فرائض سرانجام دے گا جو کہ اتھارٹی اسے تفویض کرے گی۔ اس کے عہدہ کے معیاد تین سال ہے یا حکومت جب تک چاہے وہ اپنے عہدے پر رہ سکتا ہے۔

پولیس کی مدد (دفعہ 13)

اتھارتی اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے پولیس کی مدد حاصل کر سکتی ہے۔

خواتین کے تحفظ پر مامور ایڈیشنل انسپکٹر جنرل کے اختیارات (دفعہ 14)

مذکورہ قانون کے حصول مقاصد یعنی خواتین کے تحفظ کے لیے ایڈیشنل انسپکٹر جنرل ہوگا اور وہ اتھارٹی کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے حفاظتی مراکز میں تعینات پولیس افسران کی کارکردگی کا جائزہ لے گا کہ آیا وہ اپنے فرائض بخوبی سرانجام بھی دے رہے ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ ان مراکز کی دو ہفتہ وار رپورٹ صوبائی پولیس آفیسر (انسپکٹر جنرل پولیس) کو دے گا اور پولیس افسران اور صنف پر مبنی جرائم کے متاثرین کے لیے اصلاحی اقدامات کرے گا۔ مذکورہ قانون کے تحت درج مقدمات کے استغاثہ کی نگرانی کرنے کے ساتھ ساتھ حفاظتی مراکز میں ڈیوٹی پر مامور پولیس اہلکاران کی کارکردگی کا بھی جائزہ لے گا۔

سالانہ رپورٹ (دفعہ 20)

ڈائریکٹر جنرل مالی سال کے اختتام کے تین ماہ کے اندر سالانہ کارکردگی کی رپورٹ جس میں تمام سرگرمیوں کی تفصیل، ترقیاتی کام جو کئے ہوں، پچھلے مالی سال میں وہ اہداف جو مکمل کیئے ہوں اور مستقبل کے منصوبوں پر مشتمل ہوگی اتھارٹی کو جمع کرائے گا اتھارٹی اس رپورٹ کو عوام کی معلومات کے لیے شائع کرے گی اور حکومت کو جمع کرائے گی اور حکومت صوبائی اسمبلی میں 90 دنوں کے اندر پیش کرے گی۔ حکومت مذکورہ قانون کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے سرکاری جریدے میں بذریعہ اعلان قواعد بنائے گی۔

تنویر بدر جہ
سیکشن آفیسر (قانون)
قانون وانصاف کمیشن پاکستان، اسلام آباد